

جناب آغا صادق



بہ تقریب ولادت باسعادت جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

"بلا لویا مرے مولا مدینے !
 حبدائی کا یہ غم دے گا نہ جینے"
 محبت کا کیا انگسار کونے !
 کیا چند دوح کو سدا رتو نے
 بڑے فقرے نے تڑپایا ہے مجھ کو
 یہ فقرہ ہوش میں لایا ہے مجھ کو
 یہ مانا مخلصانہ ہے یہ فریاد
 عقیدت ہے یہ تیری قابلِ داد
 مدینے کی محبت تو سب کا ہے !
 مگر معلوم ہے کیا کہہ رہا ہے
 مدینے کا تجھے عرفان بھی ہے
 جہاں ہے تو سُنِ شانِ مدینہ
 جہاں ہے زیرِ دامِ مدینہ
 مدینہ چشمہ انوارِ رحمت
 مدینہ ہے دل کی روشنی ہے
 مدینہ ہے مصدرِ لطیفِ الہی
 مدینہ ہے لبِّ فیضانِ قدرت
 مدینہ جو ہے فضلِ لایزالِی
 مدینہ مظهرِ شانِ جمالی
 مدینہ سجدہ گاہِ انس و جان ہے
 مدینہ ہے جملہ گاہِ عاشقاں ہے
 مدینے سے کھلیں رحمت کی راہیں
 مدینے پر فرشتوں کی نگاہیں !
 مدینہ خاتمِ حق کا نگینہ
 مدینہ فضلِ باری کا خندینہ

مدینے کی زیارت سروری ہے یہ مومن کی بہت بڑی آخری ہے
مدینے کی صفت یہ مختصر ہے

کہ شہر بادشاہ مجسود بر ہے،

مگر یہ بادشاہ مجسود بر کون؟ مگر یہ قبلہ اہل نظر کون؟
خیر بھی ہے کسے کہتا ہے مولا؟ خیر بھی ہے کسے تو نے پکارا؟
خیر بھی ہے مخاطب ہے ترا کون؟ وہ مولا ہے محمدؐ کے سوا کون؟
میں کینہ کر لب پہ لاؤں نام نامی بڑی ارفع یہ ذات گرامی!
محمدؐ رہبر دنیا و دیں ہے محمدؐ کی ثنا آساں نہیں ہے
امین و صادق و صدق و صدق محمدؐ و شافع و شافع و شافع
محمدؐ افتخار ہر دعو عالم محمدؐ رحمت عالم محمدؐ
میری ہے وہ گل کون و سکاں کا محمدؐ رحمت عالم محمدؐ
محمدؐ با سب ان قصر حکمت محمدؐ رحمت عالم محمدؐ
محمدؐ رہ شناس جوادانہ محمدؐ رحمت عالم محمدؐ
محمدؐ ما درائے عقل و بینش محمدؐ رحمت عالم محمدؐ
مکل فکر انسانی کی حد تک وہ سکھیں کا حباری ہے اب تک
محمدؐ سا کوئی بیسنا نہ ہوگا محمدؐ رحمت عالم محمدؐ
محمدؐ کی محبت حبز وایاں مسلمان کا یہی ہے ساز و سامان
یہ الفت ہے مار و زندگانی یہ الفت جس کا ایمان ہی نہیں ہے
ہر اسلامائے بھی متا اسی سے اوسی جذب پیدا ہے اسی سے
یہی عمارت بن یا سر جوئی ہے بلبلان و بدو و حیدر جوئی ہے
مگر ان کی محبت کا یہ دعوئے بدون پیروی باطل ہے اصلا

محبت بیروی کی اک کڑی ہے محبت کو تو لازم پیر دی ہے
 اگر تو پیر و مولا نہیں ہے ترا دعوائے کبھی سچا نہیں ہے
 محبت ایک سرایہ ہے دل کا محبت ایک پیرایہ ہے دل کا
 مگر تیری محبت ہے ادھووی محبت میں اطاعت ہے ضروری
 محمد نام ہے صدق و صفا کا مگر پست ہے تو مکر و دریا کا
 محمد نام ہے شرم و حیا کا مگر ہے بے حیائی تیرا شیوا
 محمد نام ہے لطف و کرم کا نمونہ تو مگر جو رستم کا،
 محمد نام ہے ہمدردی کا عناد و بغض تو لیکن سراپا
 محمد شفقت و مہربانیت کا مگر تو پسیر کر ظلم و قسادت
 محمد معجزہ معجزہ و امانت کا مگر تجھ کو نہیں فکر دیا نیت
 محمد امن و آزادی کا حامی تو استبداد کا نقش و امی
 محمد خیر و تقویٰ کی علامت مگر تو مسدود مکر و شرارت !
 محمد داعی حبیبِ اخوت کا مگر اپنوں سے بھی تجھ کو عداوت
 شرور و کثرت میں محصور ہے تو محمد سے بہت ہی دور ہے تو
 کیا توجہ دے گا بدنام کرنے ترا شے نت نئے اصرام نہ تھے
 ترے اعمال زشت و عاقبت سوز ترا شوق بلا نوشی شب در روز
 یہ تیری زبردستی سوداگری یہ باطل دوستی حق ناشکاری
 قمار و سود و رشوت آشکارا نظام زندگی سارے کا سارا
 تری حریانی و غیبت فردشی ادا نئے کافری میں گم جو جوشی
 یہ خوائے بے ضمیر بت لاشی دیا غیار پر یہ سجدہ پاشی
 تری حق دشمنی باطل لولزی فرنگی میکدوں سے چاہہ سڑی
 بجز قرآن آئینی آفرینی ! متاع غیر کی یہ خوشہ چینی،
 دیار پاک کے شایاں نہیں ہے شرِ افلاک کے شایاں نہیں ہے

یہی ہیں تیرے جینے کے قسینے

تو کس منہ سے سدا رہے گا مدینے

دلالت کی خوشی ہے اُس کا حصہ جو اپنا لے بنی کا پاک اسوہ
دلالت ہے یہ شک و جھڑت بپا ہوں شوق سے جشنِ مسرت
مگر يُعِيبُكُمْ اللہ کی خبر لے دلالت باسعادت سے اثر لے
رو مر لا چیلنا سیکھ لے تو اسی سانچے میں ڈھلنا سیکھ لے تو
ادا میں سیکھ لے فخر بشر کی بنی نے زندگی کیوں کر بسر کی
وہ اطوارِ صداقت ان سے لے لے وہ انوارِ دیانت ان سے لے لے
وہی تقویٰ وہی نہد و طہارت وہی جذبہ وہی دینی حسرت
محمدؐ کے طریقے جان لے تو وہ جینے کے سلیقے جان لے تو
مہینے کی دعائیں کرنے والے محمدؐ سے وہ نہیں کر سنے والے

اگر ان کی گرائی کر سکے گا !

جہاں کی رہنمائی کر سکے گا،